سوال

تیرہ برس کی لڑکی سے شادی کرنا

جواب

الحمد للہ.

آپ کے مابین عمر کے اس فرق کے باوجود اس لڑکی سے شادی میں کوئی حرج نہیں ، اہم چیز یہ ہے کہ وہ لڑکی دین والی اور اچھے اخلاق کی مالک ہونی چاہیے ، نکاح کے معاملہ میں یہی چیز مطلوب ہے اور شریعت بھی اسی کا حکم دیتی ہے اور اسی سے رضامندی و موافقت اور ان شاء اللہ سعادت مندی کا حصول بھ

چھوٹی بچی سے شادی کی صحت پر اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان دلالت کرتا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

رتوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہوچکی ہیں ، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے ، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ، اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل ہے الطلاق (4) ۔

اللہ تعالی نے جنہیں کم عمری کی بنا پر حیض نہیں آیا ان کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے ، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ عدت تو نکاح کے بعد طلاق کی وجہ سے ہوتی ہے ، جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی شادی بھی ہوسکتی ہے اور پھر اسے طلاق بھی دی جاسکتی ہے ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے چھ برس کی عمر میں شادی کی تھی اور جب نو برس کی ہوئیں تو ان کی رخصتی ہوئی تھی ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پچاس برس سے تجاوز کرچکے تھے ۔

نو برس کی عمر میں [illegible] صحیح بخاری حدیث نمبر (3894) صحیح مسلم حدیث نمبر (1422) ۔

جس لڑکی کی عمر تیرہ برس ہو اس بات احتمال ہے کہ وہ تو بالغ بھی ہوچکی ہو ، تو جب وہ بالغ ہے پھر علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ شادی میں اس کی رضامندی شرط ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(شادی شدہ عورت کا نکاح اس کے مشورہ کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ، اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں ہوگا ، صحابہ نے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ خاموشی اختیار کرلے تو (یہ اس کی اجازت ہے)) صحیح بخاری حدیث نمبر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419) ۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (22760) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

اور اگر وہ لڑکی بالغ نہیں ہوئی تو پھر اس کے والد کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ اس کی شادی کردے اور اس کے لیے اس کی اجازت حاصل کرنی لازم نہیں ہوگی ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

چھوٹی کنواری بچی کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں (یعنی اس کا والد اس کی شادی کرے گا چاہے وہ ناپسند ہی کرتی رہے)

ابن المنذر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ن (9/398) ۔

ن (8/398-405) ۔

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

27305